THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the June 15, 2020
(299th Session)
Volume V, No.05
(Nos.01-09)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume V	SP.V (05)/2020
No.05	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Discussion on the Finance Bill, 2020-21 3
    - Senator Sherry Rehman 3
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House 12
    - Senator Lt. General (Retd.) Abdul Qayyum HI(M) 20
    - Senator Mian Raza Rabbani 28
    - Senator Muhammad Azam Khan Swati 36

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the June 15, 2020

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four in the evening with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾

ترجمہ: جو کوئی (خدا کے حضور) نیکی لیکر آئیگا اسکو ویسی دس نیکیاں ملیں گی۔اور جو برائی لائے گا اسے سزا ویسی ہی ملے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے (یعنی دین صحیح) مذہب ابراہیم کا جو ایک (خدا) ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔(یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کیلئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔

سورۃ الاعراف (آیات نمبر 161 تا 164)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔

سینیٹر ولید اقبال صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر آج مورخہ 15جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں عتیق شیخ صاحب اسلام آباد سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 12 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میں نے کہا شاید میاں صاحب آج نہیں ہیں۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 5تا12جون اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کہدہ بابر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ 12 جون تا اختتام حالیہ اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Today we will start consideration of the following motion moved by Mr. Muhammad Hammad Azhar, Minister for Industries and Production on 12th June, 2020, that the Senate may make recommendations, if any, to the National Assembly on the Finance Bill, 2020, containing the Annual Budget Statement, as required under Article 73 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Senator Sherry Rehman Sahiba! open the debate.

Leader of the Opposition نے کہا ہے کہ آپ ان کے behalf پر کرلیں۔

Discussion on the Finance Bill, 2020-21

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ ہم سب اس وقت بجٹ اجلاس کے لیے جو کہ ایک اہم اجلاس ہوتا ہے یہاں مشکل حالات میں جمع ہیں اور آپ کا بھی شکریہ کہ آپ نے جن SOPsکے ساتھ اجلاس کا انعقاد کیا ہے۔ پچھلے سال اور گزشتہ سالوں میں میں دیکھ رہی تھی کہ ہم سب بڑی لمبی لمبی تقاریر کرتے تھے اور اس لیے لمبی تقاریر کرتے تھے کہ ہمارے لیے بجٹ کے کوئی معانی ہوتے تھے۔ یہ بہت اہم دستاویز ہوتی ہے چاہے وہ نیشنل اسمبلی کا کام ہو یا پھر ہمارا کام ہو یہ اس ہاؤس کی بھی اور دوسرے ہاؤس کی بھی آئینی ذمہ داری ہے۔ اب سارا ملک بار بار پارلیمان کی طرف دیکھ رہا ہے کہ پارلیمان کیا کرے گا؟ پارلیمان وہی کر سکتا ہے جو کہ اس کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اس وقت جو بجٹ اس ہاؤس کے سامنے اور نیشنل اسمبلی کے سامنے پیش کیا گیا ہے میری نظر میں ان سنگین حالات میں یہ تو بالکل ہی کسی دوسرےplanet پر بنا ہے۔ یہ بجٹ معاف کیجیے گا، معذرت کے ساتھ پچھلے سال کی cut and paste exercise ہے، ایسا لگتا ہے کہ کسی نے بس کوئی accountingکا مرحلہ گزارنا تھا وہ گزار لیا، بس جان چھڑا کر کسی طرح نمبرز کو اوپر نیچے کر کے booksچھاپیں، lay کریں اور sessionکو ختم کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ حالات بہت مشکل ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! لیکن قوموں کی تاریخ میں وقت آتا ہے کہ جب انہیں فیصلے کرنے ہوتے ہیں اور یہ وہ وقت ہے بہت اہم، مشکل اور کلیدی فیصلے کرنے کا، structural changesلانے کا وقت آچکا ہے کیونکہ ہمارے سامنے ایک ایسی ایمرجنسی ہے جو پاکستان کی تاریخ میں اور دنیا کی تاریخ میں کم از کم ہماریgenerations نے، ہماری نسلوں نے نہیں دیکھی ہے۔

چیئرمین صاحب! یہ بجٹ ایسے حالات میں پیش کیا گیا ہے کہ Covid-19 pandemic کی جان لیوا وبا کو ہم ایک ماسک کی طرح استعمال کر رہے ہیں، جو ہم اور آپ لگائے ہوئے ہیں وہ پردہ منہ پر اس بجٹ کا ہے کہ Covid کی وجہ سے ہم ان حالات میں اس طرح کا بجٹ لے کر آئے ہیں جبکہ حقیقت میں Covid سے پہلے بھی اس ملک میں جو معاشی حالات تھے، اقتصادی

صورت حال اس نہج پر پہنچی گئی تھی کہ ساری دنیا چھوڑیں، پورا پاکستان پوچھ رہا تھا کہ کون اس اکانومی کو چلا رہا ہے۔

چیئرمین صاحب! اس وقت ملک ایک roadmap کو ڈھونڈتے ہوئے، ایک راستہ ڈھونڈتے ہوئے کھڑا ہے۔ لوگ اس وقت ہسپتالوں کے باہر کھڑے ہوئے ہیں اور ہمیں بتایا جا رہا ہے اور میں آپ کو تصاویر ابھی دکھا سکتی ہوں، پنجاب کی یا کہیں کی بھی ہوں، سندھ کی بھی ہو سکتی ہیں کیونکہ اب یہ صورت حال ایسی ہو گئی ہے کہ ایمرجنسی سے تو بات بہت آگے نکل گئی ہے لیکن ہم نے National Emergency کا نام نہیں سنا، ہم نے پہلے سنا اور میں اس issue کو پہلے address کرنا چاہتی ہوں کیونکہ اصل میں یہ crisis budget ہونا چاہیے تھا لیکن یہ ہے نہیں بلکہ اس کا نام crisis رکھا گیا ہے، by the way وہ بھی نہیں دیا گیا۔ اس کی messaging اتنی خراب ہے کہ وہ بھی manage نہیں کیا گیا بس کہ جی Covid کے حالات کی وجہ سے ہم یہاں کھڑے ہیں۔

اب جو صورت حال ہے وہ ایسی ہے کہ ہسپتالوں پر اتنا دباؤ ہے کہ health sector کی سنگین structural کمزوریاں نظر آ رہی ہیں جو سب کے سامنے عیاں ہیں۔ کل Planning Minister نے، ان کی ذات پر کوئی قدغن نہیں، سب کی ہم عزت کرتے ہیں، کہا ہے کہ آپ دیکھیں ناں اموات یہاں تک پہنچ گئی ہیں اور تین لاکھ اموات، اتنی ہوتی جا رہی ہیں۔

چیئرمین صاحب! اموات تین لاکھ سے زیادہ ہوں گی اگر ایکشن نہیں لیا گیا۔ کچھ بڑی خوفناک predictions چل رہی ہیں models جو بنتے ہیں اور ان میں تو دو دو ملین اموات کی بات ہو رہی ہے، transmissions کا تو کوئی حال نہیں ہے لیکن یہاں کے جو ذمہ دار وزراء ہیں کیونکہ کوئی پتا نہیں ہے کہ کس کے ہاتھ میں کیا ہے۔ یہ نہیں کسی کو سمجھ آ رہا کہ who is Incharge, who is Incharge of Pakistan? یہ کسی کو اس وقت سمجھ نہیں آ رہا کیونکہ وزیراعظم تو ایسا لگتا ہے دست بردار ہو گئے ہیں۔ جب کراچی میں جہاز crash ہوا تھا تو وہ نتھیا گلی چلے گئے تھے اور اب پتا نہیں کہاں جائیں گے، یہاں تو نہیں آتے کم از کم پارلیمان میں نہیں آتے۔ ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آئیں گے بھی نہیں۔ ان کو ڈھونڈنا، وہ وزیر صحت ہیں کہ لوگوں کے زخموں پر مرہم لگائیں، میری نظر میں وہ بے کار سی مشق ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ سختی کریں گے۔ ان کے وزیر منصوبہ بندی نے کل

کہاکہ اموات اتنی اتنی ہو گئی ہیں۔بنیادی طور پر This is your fault and second message, you are on your own. This is your fault and you are on your own.تو وہ دیکھ کر انسان پریشان ہوتا ہے، ہم نہیں کہہ رہے کہ کوئی بھی حکومت سنبھال سکے گی۔آپ نیوزی لینڈ نہیں ہیں، آپ تائیوان نہیں ہیں، آپ جرمنی نہیں ہیں، آپ بہت سارے ممالک جو سنبھال رہے تھے، اپنے ڈاکٹروں کی بات سن کے، اپنے سائنس دانوں کی بات سن کر، وہ آپ نہیں ہیں۔آپ نے بار بار یہاں آکر امریکہ کا حوالہ دیا، برطانیہ کا حوالہ دیا، کل برازیل کا بھی دے دیجئے گا جواب امریکا کے بعد نمبر دو پر ہے، پیچھے ہے، fast catching up.جہاں اموات کا انبار لگ گیا ہے۔

اللہ نہ کرے کہ پاکستان میں یہ صورت حال ہو لیکن نظر جو آرہا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں تو صرف ٹی وی پر درس دیتے ہیں کہ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ SOPs سنیں، SOPs کی عزت کریں۔SOPs کی کیسے عزت ہو گی جب چار دن پہلے آپ کی وزیر، میں یہاں کسی کی بات نہیں کر رہی لیکن سینیئر لوگ بغیر ماسک کے پھر رہے ہیں جبکہ WHO نے آپ سے یہ بات پہلے کہہ دی تھی، دو ماہ پہلے، ہم پہن رہے تھے، آپ پہن رہے تھے لیکن ہم نے leadership example set نہیں کرنی ہوتی، وزیر اعظم تو نہیں پہنتے تھے، وہ آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹرز گئے ہوئے تھے بغیر ماسک کے، کوئی social distancing بھی نہیں تھی تو مجھے بتائیں کہ کون ذمہ دار ہے۔

پھر کہا گیا ہے کہ دیکھیں یہ اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ہم نے کوئی roadmap نہیں دینا، ہم نے کوئی پالیسی نہیں دینی۔یہ بڑی عجیب صورت حال ہے۔لوگ حکومت کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کم از کم کوئی راستہ تو نکلے۔ ہم نہیں کہہ رہے ، ہم lock down, no lock down کی debate میں بھی نہیں پڑنا چاہتے کیونکہ اس کا وقت بھی گزر گیا، اس کا بھی ایک مقصد تھا۔آپ نے پورے ملک میں اموات کو کم کرنا تھا اور فیصلہ یہ تھا اور آپ نے ہم سب کے سامنے false choice رکھ دی کہ ہم معیشت کو بچا رہے ہیں۔ ہم لوگوں کی نوکریوں کو بچا رہے ہیں جیسے غریب کا خیال ہمیں نہیں ہے، جیسے غریب صرف ان کے دل کے نزدیک ہیں لیکن ہمارا سوال تھا کہ جو غریب پھر جائیں گے رلتے ہوئے، اور تصویریں آپ دیکھیں خیبر سے کراچی تک رل رہے ہیں وہ اشرافیہ نہیں ہوں گے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ وبا تفریق نہیں کرتی غلط کہتے ہیں بالکل تفریق کرتی ہے۔

وزیر اعظم کو، صدر کو ہوتا ہے، اللہ نہ کرے کہ یہاں ہو لیکن سب سے زیادہ جن پر اثر پڑتا ہے وہ غریب ہوتا ہے۔ ان کے پاس کوئی فون کال نہیں ہو گی کسی کو کرنے کے لئے کہ جی مجھے آکسیجن دلوادو یا ICU bed دلوادو۔ وہ ہسپتالوں کے باہر سڑکوں پر پڑے ہیں اس وقت بستروں میں، وہی اٹلی کے جو شروع کے مناظر تھے وہ سب ہمارے ہاں repeat ہو رہے ہیں، میڈیا پر بند کر دیا گیا ہے۔ ملک کو confuse کیا گیا۔ پہلے کہا گیا کہ فلو ہے، کچھ نہیں ہو گا، ٹھیک ہو جائیں گے، panic نہ کریں، گھبرانا نہیں آپ نے۔ میں کہہ رہی ہوں کہ گھبرانا بہت ضروری ہے۔ گھبرائیں گے نہیں تو action plan کیسے بنائیں گے اور اس وبا کو سنجیدگی سے کیسے لیں گے۔ اس کے بعد چلیں، وزیر منصوبہ بندی نے کہا کہ یہ تو ہوتا رہتا ہے، road accidents زیادہ ہوتے ہیں۔ road accident آپ کے سو لوگوں کو infection دے کر نہیں جاتا۔

اب آپ کے سامنے اس کی exponential growth ہے، exponential growth ہو چکی ہے اور ایک خوفناک تاریک گڑھے کے سامنے ہم کھڑے ہیں۔ وہ گڑھا ہم نے خود کھودا ہے۔ ہم نے ملک کو الجھا کر رکھ دیا۔ WHO ایک بات کہہ رہا ہے، وہ کہہ رہا ہے کہ ہم عقل کل نہیں ہیں، ہم ابھی سیکھ رہے ہیں اور ابھی بضد ہیں کہ نہیں ہم لاک ڈاؤن نہیں کر سکتے۔ لاک ڈاؤن سے اب لوگ بچ نہیں سکتے لیکن اموات کم ہو سکتی ہیں۔ یہ ہے پلاننگ کا ماڈل اور اس کو بجٹ میں بھی reflect ہونا چاہیے تھا لیکن نہیں ہوا۔ یہ Covid بجٹ ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔ یہ تو ایک accounting exercise ہے۔ اوپر سے لکھ دیا گیا ہے Covid emergency یہ وہ، آپ کھول کر دیکھیں۔ اگر Covid budget ہوتا تو بنگلہ دیش کی طرح آپ نے GDP میں health کا 5.2% percentage کر دینا تھا۔ WHO تو 5% of GDP کہتا ہے، ہم 1.2% of GDP پر کھڑے ہیں اور ہمارا آگے جانے کا کوئی پلان نہیں ہے۔

اس حوالے سے میں صرف یہ کہوں گی کہ اس وقت ملک میں 1279 ہسپتال ہیں، اس حکومت نے کوئی نئے ہسپتال نہیں بنائے۔ وہ 2018 figure سے frozen ہے، 1608 beds ہیں ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اب کل سے اعلان ہو رہے ہیں کہ ہم آکسیجن منگوا رہے ہیں، ہم صوبوں کو یہ بھیج رہے ہیں۔ یہ سارا کام تین ماہ پہلے ہونا تھا تاکہ لائنیں نہ لگیں۔ آپ لوگوں پر کیوں تجربات کر رہے ہیں؟ آپ نے دوسرے ممالک دیکھے اور خدارا! ان کا حوالہ نہ دیں جہاں

authoritarian leaders نے غلط فیصلے کیے اپنی سیاست بچانے کے لئے، وہ سیاست یہ کہ ہم jobs and economy کو manage کریں، کہاں manage کئے؟ میں آپ سے randomly کہہ دوں کہ آپ نے تو Steel Mills سے نو ہزار لوگ نکال دیے، بے حسی سے نکال رہے ہیں اور وزیر اعظم بار بار کہتے ہیں کہ ہم کب تک ان لوگوں کو پیسے دیں گے۔ ہر جگہ کارخانے بند ہیں۔ Poverty package, میں relief دیا ہے، BISP میں کٹوتی ہوئی ہے جو کہ اس وقت double, triple ہونا چاہیے تھا۔ اس میں کیوں کٹوتی ہوئی ہے؟ احساس پروگرام کا لوگوں کو احساس نہیں ہے جو 1.2 trillion stimulus package آیا تھا، اس میں free funding تھی۔ ماشاء اللہ construction sector میں کوئی package آتا، journalists ضرور دیکھیں کہ ان کو کتنا نوازا جارہا ہے، بجائے BISP کے گھروں کے لیے زیادہ بجٹ ہے۔ یہ گھر کون خریدے گا، ان کو خریدنے کے لیے پیسے کہاں سے آئیں گے، قوت آمدن کہاں سے آئے گی؟ کوئی explanation نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! میں افسوس سے کہوں گی کہ احساس پروگرام کا حوالہ twitter پر دیا گیا۔ جو بھی وزیر اعظم کا twitter account چلا رہا ہے، ان کو تو فارغ کر دینا چاہیے۔ انہوں نے انڈیا کو offer کر دیا کہ یہاں اتنی اموات ہو رہی ہیں، Oh! we are very sorry, آپ ہمارے احساس پروگرام کا structure دیکھیں، ہم آپ سے share کرنے کے لیے تیار ہیں۔ وزارت خارجہ سے پوچھ تو لیتے۔ انہوں نے کیا جواب دیا، ان کے Minister for External Affairs نے کہا کہ ہمیں آپ کے کسی پروگرام کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہمارا stimulus package آپ کی economy سے زیادہ ہے۔

آپ پاکستان کی سبکی کیوں کروا رہے ہیں؟ میں نے تو twitter پر جواب نہیں دیا، مجھے شرم آرہی تھی۔ میں پاکستان کی سبکی نہیں کرانا چاہتی، میں نے وہاں پر اس کو گول کر دیا۔ یہ صورتحال ہے۔ اسد عمر بار بار کہتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی اتنی اموات ہوئی ہیں، دیکھیں! انہوں نے بے ہنگم سا لاک ڈاؤن کیا۔ آپ ہمیں پوری دنیا کے dictators کا کیوں حوالہ دے رہے ہیں؟ انہوں نے لاک ڈاؤن کیا تو آپ لوگوں کو mislead نہ کریں، گمراہ نہ کریں۔ ان کی اموات per million دیکھیں، ان کی اموات 7 per million ہیں۔ ہماری almost double ہے، 12 per million

ہیں۔آپ ابھی بھی لوگوں کو جھانسے میں ڈال رہے ہیں۔ جناب! بہت مشکل حالات ہیں۔آپ کو دیکھنا چاہیے کہ ہم کہاں پر کھڑے ہیں۔ کرنے کو بہت سی باتیں ہیں لیکن میری نظر میں اس وقت بہت ضروری تھا کہ آپ سب کو چھوڑ کر health sector کو بڑھاتے۔ You have one doctor per 963 people. یہ statistics اس سے پہلے کے ہیں جب doctors بھی infect ہو کر اس وبا کا شکار ہوئے ہیں، روز خبر آتی ہے کہ ہمارے frontline مسیحاؤں کے ساتھ یہ ہو رہا ہے، پہلے ان کے پاس Personal Protective Equipment (PPE) نہیں تھا، PPE تو ماشاء اللہ export ہو رہا ہے، یہاں پر آپ کی exports بڑھ رہی ہیں، پاکستان کے اندر سخت ضرورت ہے۔ کیا یہ بے حسی نہیں ہے؟ یہ بے حسی ہے کہ آپ نے herd immunity جو بالکل جسے کہتے ہیں کہ آپ ملک میں slaughter houses بنا رہے ہیں، herd immunity کا مطلب ہے کہ 60-70% لوگ خود infect ہو جائیں گے۔ جو بچ گیا وہ بچ گیا، باقی اللہ اللہ خیر سلاّ۔ یہ آپ کی planning ہے، یعنی lack of planning کہ آپ نے قوم کو اتنی سنگین ، جان لیوا مصیبت سے بچنے کے لیے یہ دیا کہ ہم نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ masks استعمال کر لیں، خود تو نہیں استعمال کرتے تھے۔ ہم نے کہا تھا کہ بازار جائیں گے تو کھڑے رہیں گے۔ اس میں ہماری عزت مآب عدالتوں کا بھی ہاتھ ہے، انہوں نے judgement دیا کہ صوبے وفاقی حکومت کو follow کریں اور عید سے پہلے سب کچھ کھول دیں، Shopping Malls کھول دیں، Shopping Malls کھولنے کی کیا ضرورت تھی؟ جب جانیں بچیں گی تو معیشت بچے گی، first life versus livelihood, epidemiologist versus economist کیوں انہوں نے بنایا؟

آپ نے صحت کو بجٹ نہیں دیا، کیوں نہیں دیا، میں نہیں سمجھتی کہ آپ بے حس ہیں، آپ کی سوچ ہی وہاں تک نہیں گئی کہ یہ accounting access کہ Covid کوئی چیز ہے، یہ بجٹ ایک crisis budget ہونا چاہیے تھا، وہ health صوبوں کے ذریعے جاتی، صوبے بلبلا رہے ہیں، ان کے ذریعے جاتی لیکن ادھر آپ نے NFC Award کو بھی کٹ مار دیا، اس کی غیر آئینی کمیٹی بنا دی، Adviser نہیں بیٹھ سکتا، اس کی Chairmanship بالکل غلط ہے، غیر آئینی ہے۔ آئین پر، Federation پر، ہر چیز پر حملہ کیا گیا۔ Steel Mills کے ملازمین کی firing ہوئی، یہ فیصلہ

Council of Common Interests کے بغیر نہیں ہو سکتا لیکن آپ نے کیا، آپ کرتے جا رہے ہیں۔ آپ پھر کہتے ہیں کہ ہم نے سندھ کے ہسپتالوں کو takeover کرنا ہے، بار بار یہ بات float ہوتی ہے۔ سندھ کا پرائمری ہسپتال NICVD اور اس کے 8 satellites اب دنیا کے outstanding heart centres میں سے ہیں اور free of charges ہیں۔ آپ کی نظریں اس پر جا رہی ہیں۔ سندھ حکومت اس کو چلانے کے لیے ہر سال 40 billion دیتی ہے، آپ تو 13 billion بھی نہیں دے سکیں گے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے خیبر پختونخوا میں کون سے ہسپتال بنا لیے ہیں؟ ایک بھی نہیں ہے۔ اس وقت Lady Reading hospital کا کیا حال ہے؟

یہ budgetary exercise صرف اس لیے نہیں ہوتی کہ آپ اِدھر سے اُدھر cut and paste کر کے IMF سے کہیں کہ اچھا ٹھیک ہے۔ جناب! آئی ایم ایف کی بات آتی ہے، جو normal budgets ہوتے ہیں، خاص بات taxation, growth, اور revenue کی ہوتی ہے۔ سب ہنس رہے ہیں کہ revenue target نے پھر عجیب و غریب جھانسے میں ملک کو ڈالا ہے۔ کیسا revenue target set کیا گیا ہے جس پر آئی ایم ایف بھی ہنس رہا ہے کہ آپ کی growth target negative ہے۔ آپ نے پھر بھی دو فیصد سے زیادہ growth رکھا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ آپ اس سال دو اور بجٹ لائیں گے۔ آپ اپنے کیے دھرے پر پھر پانی پھیریں گے۔ Mr. Chairman, I will predict they will bring rolling budget this year. This will be a mini budget, یہ پرسوں review ہو جائے گا۔ آئی ایم ایف نے بھی کہا کہ آپ کا growth target کم ہے لیکن آپ negative growth میں اوپر جا رہے ہیں۔ آپ کے revenue targets کیا ہیں؟ آپ نے 30% last miss کیا، پھر headline لگی کہ no tax budget. How it is a no tax budget? آپ نے 2.29 trillion تو indirect taxes لگائے ہیں، 200 billion additional taxes لگائے ہیں، 200 billion سے زیادہ direct taxes لگائے ہیں، 73% fuel charge لگایا ہے جو کہ petrol charge سب پر لگتا ہے۔ اگر کوئی ٹیکس نہیں لگایا ہے، آپ اپنی منطق کے مطابق بھی اس logic میں ہنس رہے ہیں۔ اگر taxes نہیں

ہیں تو آپ کا revenue کہاں سے بڑھ رہا ہے؟ کیا قرضوں سے بڑھ رہا ہے؟ اتنے قرضے لے رہے ہیں جو کسی اور حکومت نے نہیں لیے ہیں، آپ نے اٹھارہ مہینوں میں جو قرضے لیے ہیں، 71 سال میں پاکستان کی کوئی حکومت نے نہ لے سکی اور نہ کوشش کی۔ آپ نے اٹھارہ مہینوں میں 30% کر دیا ہے، آپ نے Covid-19 سے بہت پہلے 12,000 billion debt لیا ہے۔ بات صاف ہو جائے کہ اس وقت Covid کا کوئی حملہ نہیں تھا۔ آپ نے debt liabilities اتنی کر دی ہیں کہ اب لوگ calculate نہیں کر پا رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کہتا ہے کہ it is now 93% of your GDP یعنی آپ کے GDP کے برابر ہو رہا ہے۔ 'Dawn' اخبار کہتا ہے کہ 102% ہیں، کوئی اور کہتا ہے کہ 98% ہیں، کسی کو پتا نہیں ہے، چلیں آپ State Bank کی figures کو accept کر لیں۔ آپ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ ہم growth کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ realistic budget تو بنا لیں۔ لوگوں کو جھانسے میں تو ناں رکھیں because that's what it is. میں آپ سے یہ پوچھوں گی FBR کے اہداف چھوڑ دیں، آپ سے اس وقت کون خوش ہے؟ غریب عوام تو بلبلا رہی ہے۔ ان کو تو پتا نہیں، ان کو کب نوکریوں سے نکال دیا جائے گا۔ آپ نے پہلی مرتبہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ نہیں بڑھائی جن کے پاس اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ آپ نے زراعت کو ignore کیا ہے جہاں سے آپ کو اپنا food secure کرنا ہو گا وہ نہیں کیا ہے۔ کیونکہ آپ کی exports جن مارکیٹس میں جاتی ہیں cotton and wheat وہ مارکیٹس نہیں لے سکیں گی۔ سوائے چین کے، US saturate ہو چکے ہوں گے، ان کی اپنی معیشت خطرے میں ہے۔ آپ اپنی گندم اور food security کو manage کریں کہ ہم کس طرح اگلے سال لوگوں کو غذا پہنچا سکیں۔ ٹڈی دل کے بارے میں آپ نے سوچا؟ 600 billion GDP آپ کا ٹڈی دل لے کر جائے گی۔ لیکن کوئی پریشانی نہیں، ایک دوسرے پر ڈالتے رہتے ہیں، اشتہارات چل رہے ہیں کہ ہم سپرے کر رہے ہیں۔ Narrative management چل رہی ہے۔ ہر صوبہ ایک سال سے warning دے رہا ہے کوئی نہیں سن رہا، کھڑی فصلیں ختم ہو چکی ہیں، مزید ہوں گی۔ پورا ایشیا، افریقہ affected ہے لیکن بجٹ میں ایسا لگتا ہے there is Covid-19 only for messaging and there is no locust attack. So, Pakistan will be deep secure. لیکن اس کا نہیں سوچا گیا۔

جناب والا! پانی کے حوالے سے، water resources cut ہوئے ہیں جبکہ آپ کو وباء سے لڑنے کے لیے اور اپنے لوگوں کی پیاس بجھانے کے لیے اشد ضرورت ہو گی۔ جناب والا! Climate change کے وزیر پتا نہیں کیا کرتے ہیں۔ Pakistan will, officially, be dry by 2025 that water has been cut. آپ بچوں کو پڑھانا چاہتے ہیں تو کتنے علاقوں میں آپ نے internet and digital economy کے لیے رقم بڑھائی ہے۔ کچھ نہیں کیا۔ صوبوں کو اور پیسے دینے چاہیے تھے لیکن صوبہ سندھ سے آپ نے 234 billion کٹوتی کی ہے۔ صوبہ نئے نئے ہسپتال بنا رہا ہے جس کو آپ نے روز تنقید کا نشانہ بنایا۔ روز آپ نے اس پر attack کئے اور پورے crisis کو politicise کر دیا کیونکہ road map آپ کے پاس نہیں تھا اور آپ ابھی بھی confused ہیں۔ آپ کا بجٹ بھی confusing message دے رہا ہے۔ آپ پوچھ رہے ہیں ملک سے کہ آپ نے کیا کیا، آپ عوام پر ڈال دو۔ پہلے اپوزیشن پر ڈال دو، ایک joke چل رہا ہے، بنی گالہ دکھاتے ہوئے کہیں سے آواز آ رہی ہے، اوہو! یہ crisis بڑھتا جا رہا ہے، manage نہیں ہو رہا، ایک آواز آتی ہے اپوزیشن پر ڈال دو، پارلیمان پر ڈال دو، تھوڑی دیر بعد آواز آتی ہے، وہ تو cooperate کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایک اور آواز آتی ہے اف اللہ! اب عوام پر ڈال دو، یہ بجٹ بھی عوام پر ڈال دیا، ان کے لیے اس میں کیا ہے۔ آپ نے کہا تھا lives and livelihood آپ نے livelihood دیا؟ آپ نے کہہ دیا کہ ہمیں اتنے فیصد اموات accepted ہیں۔ آپ کا بہت ہی savage, brutal message تھا پاکستانیوں کے لیے جو ہم دوسری دنیا کو نہ کہتے۔ جو fit ہو گا وہ survive کرے گا۔ اب یہ نیا Niatzism ہے this is Niatizi economy, this is Niatzi country. What budget are we even talking about. آپ پوچھیں آپ سے اشرافیہ خوش ہے، ایک percentage خوش ہے، بزنس والے خوش ہیں، نہیں ہیں۔ دو چار بزنس مین خوش ہیں، جن کو آپ پورے circular debt میں نوازتے رہے ہو۔ مثلاً جو آپ کے advisers ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، بڑی مہربانی۔

Senator Sherry Rehman: We are really not interested in this budget, it is not a budget, it is cut and paste and it is squandered opportunity to unite the

Federation to take strategy advantage of a crisis and to heal the trauma of this country is going through. Thank you.

جناب چیئرمین: جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): شکریہ، جناب چیئرمین! آج جب یہ بجٹ پیش کیا گیا اور بجٹ discuss ہو رہا ہے۔ یقیناً اس وقت غیر معمولی صورت حال نہ صرف پاکستان میں ہے بلکہ پوری دنیا میں ہے۔ یہاں سے کچھ سوالات اٹھائے گئے اور میں کوشش کروں گا کہ بڑے ادب کے ساتھ ان کے جوابات دوں۔ جناب والا! سب سے پہلے جب بھی کسی صورت حال یا چیلنج کا سامنا ہوتا ہے تو یہ ضروری ہے کہ ہم اس کے تمام خدوخال پر نظر رکھتے ہوئے پھر اپنے فیصلے کریں۔ بڑا آسان ہے یہ statement دے دینا کہ کچھ نہیں کیا گیا، یہ کہہ دینا کہ تباہی ہو گئی، یہ کہہ دینا کہ آپ روک نہیں سکے، یہ تو اتنے تواتر سے کہا جا رہا ہے کہ مجھے تو شک ہونے لگا ہے کہ کل کو جب چاند گرہن کی نوید آئے گی تو شاید پھر بھی ہمیں سننے کو ملے کہ آپ نے بروقت اقدامات کئے ہوتے تو شاید اس سے بچا جا سکتا تھا۔

جناب والا! پوری دنیا کا نقشہ ہمارے سامنے ہے، کہا جاتا ہے مثال نہ دیں، کیسے مثال نہ دیں، جب پوری دنیا ایک آفت سے نبرد آزما ہے اور شاید کئی جگہوں پر وسائل بھی ہم سے بہتر ہیں۔ Health facility بھی بہت بہتر ہے، معیشت بھی بہت بہتر ہے لیکن اس کے اثرات تو دنیا نے دیکھے۔ وہ اثرات یہ بتاتے ہیں کہ پاکستان نے اپنے محدود وسائل، اپنے محدود options کے باوجود leadership کے بروقت اور consistent فیصلے کی وجہ سے، میں دہراؤں گا consistence فیصلوں کی وجہ سے، یہاں بار بار لفظ use "confuse" کیا جاتا ہے please اس پر debate کر لیں consistent فیصلے day one سے لیے گئے ہیں اور timeline کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اس timeline کے اندر اس طرح کے extreme فیصلے کرنے ہیں اور یہ ایک continuous process ہے۔ یہ event نہیں ہے کہ بند کمرے میں بیٹھے اور ایک فیصلہ سنا دیا اور یہ فیصلہ پانچ سال کے لیے لاگو ہو گیا۔ یہ continuous modern monitoring, continuous evaluation اس کے ساتھ ساتھ یہ فیصلے ہوں گے۔

جناب والا! چونکہ بجٹ پر بحث ہے لہٰذا میں زیادہ کوشش کروں گا کہ اپنے آپ کو بجٹ پر محدود رکھوں۔ دنیا کی معیشت کو دیکھیں کیا کیا اثرات ہوئے۔ UK میں 20% economy contract ہوئی، ساڑھے گیارہ فیصد GDP میں کمی ہوئی۔ اٹلی، فرانس اور سپین جیسے ممالک میں گیارہ فیصد GDP میں کمی ہوئی۔ امریکہ جیسے ملک میں 20 million کے قریب لوگ بے روزگار ہوئے۔ ابھی global financial data کے مطابق 7100 million لوگ Covid-19 کی وجہ سے دنیا میں extreme poverty میں جا سکتے ہیں۔ جب ہم extreme poverty کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے 1.90 US dollar per day جو کہ پاکستان کے context میں کافی بہتر رقم ہے۔ اپنے ارد گرد دیکھیں، ترکی کی معیشت بڑے اچھے طریقے سے چل رہی تھی، وہاں پر بھی پچھلے انیس سال کی بدترین inflation کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں انڈیا کی بات ہوئی، انڈیا کی growth پچھلے گیارہ سال کے حوالے سے اپنی بدترین سطح پر ہے۔ آپ کو یہ موازنہ کرنا پڑے گا، آپ چیزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رکھ کر دیکھیں گے۔ اگر صرف مخالفت اور میں 'نہ مانوں' کے تحت آپ نے چلنا ہے تو یقیناً کسی argument اور debate کی شاید کوئی گنجائش نہ رہے۔ یہ بار بار کہا جاتا ہے کہ آپ نے معیشت کے حوالے سے ٹھیک فیصلے نہیں کیے ہیں، آپ یہاں پر ہیں آپ کو تو وہاں تک پہنچنا چاہیے تھا یہ Corona کی وبا تو اب آئی ہے۔ پاکستان کی معیشت تو آپ لوگوں کی حکومتوں سے پچھلی کئی دہائیوں سے وبا کا شکار ہے، corruption, بدانتظامی، بے حسی یہ وہ وبا ہیں جو پاکستان کی معیشت کو ventilator کی سطح پر لیکر گئی تھی اور یہ ملک دیوالیہ ہونے کے قریب جا چکا تھا۔ جناب! پچیس سے تیس ہزار ارب تک کے قرضوں کے انبار، خزانہ خالی اور نظر دوڑا کر دیکھیں تو اس وقت کے حکمرانوں کی طرز زندگی اور ان کا طرز عمل، معیشت کی صورت حال ایسی اور حکمران امیر سے امیر تر، خوب سے خوب تر اور عوام غریب سے غریب تر۔ یہ صورت حال تھی جو آپ چھوڑ کر گئے تھے اور آج آپ بتا رہے ہیں کہ یہ نہیں ہوا اور وہ نہیں ہوا، ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کیا ہوا۔ اتنے برے حالات میں بھی جب تحریک انصاف نے حکومت سنبھالی، جب پاکستان کے عوام نے ماضی کے حکمرانوں کی، دونوں خاندانوں کی معاشی پالیسیوں اور بدترین بدحالی سے زچ آ کر عمران خان صاحب کو اپنا وزیراعظم مقرر کیا تو پہلا کام یہ تھا کہ معیشت کو استحکام بخشا جائے اس کے لیے کام کیا گیا اور کامیابیاں حاصل ہوئیں کیوں کہ نیت ٹھیک ہو تو بدترین حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کامیابی دیتا ہے۔ میں صرف چند

figures آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ current account deficit تھا بیس ارب سے تیس ارب تک اس میں کمی لائی گئی، imports کو کم کیا گیا، exports میں growth نظر آئی، taxes کی بات کرتے ہیں جس میں 17 فیصد تک taxes کے revenue collection میں اضافہ ہوا اس کے باوجود کہ ہم جو taxes imports میں collect کرتے تھے، imports میں کمی کی وجہ سے وہ ہمیں نہیں ملے۔ Non-tax revenue میں 134 فیصد تک اضافہ ہوا، economy کو document کرنے کی کوشش کی گئی، نتیجتاً tax-filers کی تعداد میں record اضافہ ہوا۔

جناب چیئرین! یہ تمام کام کرنے کے لیے مشکل اور بروقت اقدامات کیے گئے چاہے وہ ease of doing business کے حوالے سے ہوں، چاہے وہ transparency کے حوالے سے ہوں اور چاہے وہ corruption کے خاتمے کے حوالے سے ہوں۔

جناب چیئرمین: بازئی صاحب موبائل استعمال نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: یا بلا امتیاز احتساب کے حوالے سے ہوں۔ آپ شاید نہ agree کریں مگر دنیا کے مالیاتی اداروں نے پاکستانی معیشت کے اس استحکام اور اس پیش رفت کو تسلیم کیا، چاہے وہ IMF ہو یا وہ World Bank ہو۔ Moody's نے پاکستان کی rating کو بہتر کیا Bloomberg نے Pakistan Stock Exchange کی تعریف کی۔ جناب چیئرمین! ہم نے یہ کر کے دکھایا ہے، یہ precedent موجود ہیں۔ جب ہم take off position پر تھے تو اس نئے crisis نے COVID-19 کی صورت میں جنم لیا۔ یقیناً یہ ایک بڑا challenge تھا مگر اس challenge سے نبرد آزما ہونے کے لیے بھی بروقت اقدامات کیے گئے جن کی میں آپ کو کچھ تفصیل بتاؤں گا۔ اس سے پہلے کہ میں موجودہ budget کے کچھ features پر آؤں، ایک طرف تو challenges جو crisis management میں demand کرتے ہیں، جو relief میں demand کرتے ہیں اور جہاں آپ کے پاس taxes بڑھانے کی گنجائش نہیں کیوں کہ آپ ایسا نہیں کرنا چاہتے کہ "penny wise and pound foolish" آپ نے ٹھیک direction دی اور وہ یہ direction تھی کہ بجائے taxes میں اضافہ کرنے کے، نئے tax

لگانے کے، economic stimulus دیا جائے تاکہ business activity generate ہو، تاکہ industry revive ہو، تاکہ exports بڑھ سکیں۔

جناب چیئرمین! یہاں پر قرضوں کی بات ہو رہی تھی۔ آپ اس situation کو ذرا دیکھیے گا کہ صوبوں کو صوبوں کا حصہ دینے کے بعد وفاق کے پاس صرف 3700 ارب روپے بچتے ہیں اور ان 3700 ارب روپے میں سے 3000 ارب صرف قرضوں کی مد میں چلے جاتے ہیں۔ جناب چیئرمین! 955 salaries کی مد میں اور 1289 defence میں اور میں defence پر بھی mention کرنا چاہوں گا، میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے defence forces نے cut لگایا۔ ساری قوم اس وقت اس صورت حال میں اپنا حصہ ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ 3700 ارب میں سے 3000 budget خسارہ ہے، آپ کے پاس 3437 ارب رہ جاتا ہے اگر 3000 آپ اس equation میں سے نکال دیں تو آپ نے تقریباً بجٹ کا خسارہ پورا کر لیا۔ 5000 ارب کا قرضہ پہلے آپ کا لیا ہوا ہے، 5000 ارب اس سے پہلے بھی ادا کیا جا چکا ہے، مجھے وہ شعر یاد آ رہا ہے کہ

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں نے
وہ قرض اتارے ہیں کہ واجب بھی نہیں تھے

جناب چیئرمین! یہ جو بجٹ document آج ہمارے سامنے پڑا ہوا ہے یہ بجٹ document صرف اعداد و شمار کا ایک مجموعہ نہیں اس بجٹ document میں حکومتی policy اور future کا road map جھلکتا ہے۔ یہ بجٹ document leadership کے vision کا آئینہ دار ہوتا ہے اور وزیر اعظم عمران خان کا جو vision ہے، جو guidance ہے جو اس بجٹ میں ہر جگہ نظر آتی ہے، میں اس کو مختصراً تین الفاظ میں بیان کرنا چاہوں گا، آپ سارا بجٹ دیکھیں اس کا تین الفاظ میں احاطہ ہوتا ہے۔ ایک احتساب، دوسرا، ایصار اور تیسرا اصلاحات یہ وہ vision ہے پاکستان کے عوام کے لیے جو بجٹ کی صورت میں آج ہمارے سامنے موجود ہے۔ احساس کیوں، کہ ریاست اور عوام کے درمیان احساس ہی کا رشتہ ہوتا ہے جو welfare state کی بنیاد رکھتا ہے۔ ہماری حکومت کا یہ firm resolve ہے کہ ہم نے اس رشتہ کو مضبوط بنانا ہے۔ یہاں پر ہوتا رہا شاید آپ کے لیے یہ نئی چیز ہو اس لیے کہ یہاں پر تو excel sheets پر

coldbloodedطریقے سے equations پوری کر کے عوام کے سر پر تھوپ دی جاتی تھیں۔ ہم نے احساسempathy کو policy سازی کا لازمی حصہ بنایا تاکہ ریاست اور عوام ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ یہاں پر کن figures کی بنیاد پر یہ BISP programme اور اس کے through احساس پروگرام پر بات کی گئی کہ اس میں کمی ہوئی۔ جناب چیئرمین!144 ارب روپے، ایک کروڑ بیس لاکھ خاندانوں میں تقسیم کیے جارہے ہیں اور ان میں سے ایک کروڑ مکمل بھی ہو چکے ہیں۔ جب یہ crisis آیا تو کہتے ہیں کہ آپ نے react نہیں کیا۔ فوری طور پر بارہ سو ارب روپے کا economic stimulus package دیا گیا۔ میرے وہ فاضل colleagues جن کو اس بجٹ میں Covid related allocations نظر نہیں آتیں وہ صرف اسی stimulus package کو ہی دیکھ لیں جس کے بارہ سو میں سے آٹھ سو پچھتر ارب اس وفاقی بجٹ میں مختص کیے گئے ہیں۔ یہ کس کو گئے ہیں؟ یہ دوستوں کو نوازنے کے لیے نہیں۔ یہ اپنے خاندانوں میں بانٹنے کے لیے نہیں۔ ایک سو پچاس ارب روپے پاکستان کے غریب خاندانوں میں بانٹنے کے لیے مختص کیے گئے۔ دو سو ارب روپے daily wages والے لوگوں میں جو سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ آپ اگر پاکستان کی workforce دیکھیں تو دیہی علاقوں کی workforce نکال کر جو باقی workforce بچتی ہے ، 72% لوگ وہ ہیں جو پاکستان میں informal sector میں روزگار کمارہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ یہ پونے تین کروڑ کے قریب لوگ ہیں جن کے لیے دو سو ارب روپے مختص کیے گئے۔ کیا یہ پہلے کبھی ہوا کہ عوام کی سہولت کے لیے تین ماہ کے لیے utility bills کو موخر کیا گیا؟ Utility Stores کے لیے سو ارب روپے رکھے گئے۔ چھوٹے کاروبار کے لیے سو ارب روپے .and so on اس کی مزید تفصیلات میں جائے بغیر میں دوسرے نکتے کی طرف آتا ہوں جو ہے ایثار کا کہ جب مشکل وقت میں آپ قوم سے قربانی مانگتے ہیں تو حکمرانی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حکمران اور لیڈر اپنے طرز عمل سے should lead from the front. وزیر اعظم عمران خان نے یہ بھی کر کے دکھایا۔ اس سے پہلے کیا تھا؟ آپ اپنے پچھلے ادوار پر نظر ڈالیں، قوم سے کہا جاتا تھا کہ گھاس کھالو، گزارہ کرو اور اپنے لیے mineral water بھی فرانس سے آتا تھا۔ قوم سے کہا جاتا تھا قرض اتارو ملک سنوارو اور دوسری طرف قرض بڑھتا گیا آپ کے bank balances میں اضافہ ہوتا گیا۔ نہ صرف آپ کے bank

balances میں بلکہ آپ کے ملازمین کے بھی bank balance میں اضافہ ہوا۔ جس کی بازگشت آج کل آپ سن رہے ہیں۔ وہاں سے بھی کروڑوں اور اربوں روپے کی دودھ اور شہد کی نہریں بہنا شروع ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین! وزیراعظم نے اپنے گھر سے ابتداء کی اور جو مختص رقم تھی اس میں بھی اٹھارہ کروڑ کی بچت کر کے دکھائی۔ یہ کیوں اہم ہے؟ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑی figure نہ ہو، یہ اس لیے اہم ہے کہ یہ آپ کے پیچھے جس شخصیت کی تصویر ہے، قائداعظم محمد علی جناح جس کے نیچے آج مجھے یہ اعزاز ہے کہ اللہ نے موقع دیا کہ میں بات کر رہا ہوں۔ ان کا کیا پیغام تھا؟ جب ADC آتا ہے اور کہتا ہے کہ Cabinet meeting ہے اور چائے کے متعلق پوچھتا ہے تو وہ شخص جس کو اللہ نے سب کچھ دیا تھا but when it comes to public money انہوں نے اس کا انکار کیا۔ یہ ایک policy direction ہے۔ جناب چیئرمین! تیسرا جزو اصلاحات تھا۔ چونکہ reforms کے بغیر آپ sustain نہیں کر سکتے۔ Reforms کے بغیر آپ دوررس نتائج حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ اداروں کی صورت حال آپ کے سامنے ہے۔ ان اداروں کو مضبوط کرنے کے لیے reforms کے عمل کو تیز کیا گیا۔ Public sector enterprises میں جو نقصانات تھے اس کے لیے بھی ایک جامع حکمت عملی وضع کی گئی۔ جب میں اصلاحات کی بات کر رہا ہوں تو میں ایک چیز کا خصوصی ذکر کرنا چاہوں گا کہ حال ہی میں آپ کی نظر سے sugar scandal کے حوالے سے جو پیش رفت ہوئی میں اس کا یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیوں؟ چینی کی قیمت پاکستان میں کوئی پہلی مرتبہ نہیں بڑھی۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے یہی سنتا آ رہا ہوں۔ وہ وقت بھی یاد ہے جب یہاں پر راشن کارڈ پر چینی ملا کرتی تھی۔ جناب یہ اہم کیوں ہے؟ یہ اہم اس لیے ہے کہ جب قیمت بڑھی اس کا نوٹس لیا گیا۔ نوٹس لینے کے بعد inquiry کے عمل سے گزرے۔ جب inquiry کی بات آئی تو سب نے کہا کہ inquiries تو ہوتی رہی ہیں اور کمیشن بنتے رہتے ہیں اور investigations ہوتی رہتی ہیں یہ سب eye wash ہیں اور پھر لوگ سب چیزیں بھول جاتے ہیں۔ نہیں جناب، اس کی رپورٹ آئی۔ رپورٹ آئی تو یہ کہا گیا کہ یہ داخل دفتر ہو جائے گی کسی کو کیا پتہ۔ نہیں جناب، رپورٹ publish ہوئی، report publish ہوئی اور وہاں پر عمل رکا نہیں۔ اس کی فرانزک investigation ہوئی۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس پورے چینی کے کاروبار کو اچھی طرح دیکھا جائے اور اس میں جو کمی اور

کوتاہیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔ صرف penalize کرنا مقصود نہیں تھا۔ ایک طرف جو لوگ ناجائز منافع خوری میں ملوث ہیں ان کو penalize کیا جائے اور دوسری طرف یہ بھی دیکھا جائے کہ یہ عمل کیوں ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین! اس ملک میں یہ ہوتا چلا آ رہا ہے مگر اب اس عمل کو روکنا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ رکے گا۔ کیا ہوتا چلا گیا کہ بڑے لوگ، بڑے سیاسی خاندان، حکمران اپنی سیاسی طاقت کو، اپنے کاروبار کو protect کرنے کے لیے استعمال کرتے رہے اور دانستہ طور پر policies میں loopholes رکھا جاتا ہے۔ دانستہ طور پر ان اداروں میں اپنے لوگ بٹھائے جاتے ہیں اور پھر ان loopholes کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑی سادگی سے کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی اور قانون کے مطابق کام کیا۔ اب یہ سلسلہ آگے نہیں چلے گا۔

اس بجٹ میں یہاں PSDP کے حوالے سے بات ہوئی، جناب چیئرمین! پچھلے سال کے ترقیاتی بجٹ کی allocations کے مقابلے میں مئی کے مہینے تک چوبیس فیصد disbursement ہوئی اور 149 projects ان شاء اللہ جون 2020 میں مکمل ہوں گے۔ اس سال بجٹ میں ترقیاتی کاموں کے لیے ساڑھے چھ سو ارب روپے مختص کیے گئے ہیں اور اس کے لیے ایک yard stick ایک پیمانہ رکھا گیا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ایسے projects جن کے ذریعے روزگار کے مواقع پیدا ہو سکیں اور یہ projects پاکستان کے تمام علاقوں میں ہوں تاکہ پاکستان کے تمام علاقوں میں ترقیاتی کام ہوں۔ یہ نہ ہو کہ اگر آپ کا ایک صوبے سے تعلق ہے تو سارے projects اسی صوبے بلکہ اسی شہر میں ہوں۔

صحت کے حوالے سے میں ان کو یاد کراتا چلوں کہ آپ تو 18th Amendment کے بہت بڑے چیمپئن ہیں اور اس ترمیم کے بعد صحت ایک devolved subject ہے، اس کی بنیادی ذمہ داری صوبوں کی ہے اور چونکہ آپ نے بار بار سندھ کا ذکر کیا تو دیکھ لیں کہ کتنی allocations تھیں اور on ground result کیا ہے؟ یہ چونکہ ایک national emergency تھی، یہ نہیں ہو سکتا کہ حکومت سارا کام صوبوں پر ڈال کر اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو جائے۔ نہیں، ایسا نہیں ہوا اور نہ ایسا ہو سکتا ہے بلکہ حکومت نے صوبوں کا بھرپور ساتھ دیا، بھرپور معاونت کی اور وہ چاہے kits, equipment, capacity building or Personal Protection Equipment (PPE) کے حوالے سے ہو so on and so forth.

یقیناً یہ ایسا شعبہ ہے جو ہمیشہ neglect ہوتا رہا۔ مجھے آج ان سے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ بالآخر ان کو بھی احساس ہوا کہ اس شعبے میں بھی زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! کہا گیا کہ زراعت میں تو کچھ کیا ہی نہیں، کچھ ہوا ہی نہیں اور ٹڈی دل کا ذکر بھی ہوا۔ جناب! اس crisis کے درمیان دنیا میں سب سے بڑا issue food crisis کا اٹھا تھا اور دنیا کے تمام ملک اس position میں نہیں تھے کہ وہ اس سے نمٹ سکیں اور یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ بالآخر خوراک کا نعم البدل کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ انسان کی بنیادی ضرورت تھی، ہے اور رہے گی۔ Food security اور مسلسل خوراک کی فراہمی کے سلسلے میں الحمد للہ بدترین حالات میں بھی پاکستان میں food security کے حوالے سے کوئی مشکل نہیں ہوئی اور supply chain جاری رہی۔ ایک سو ارب روپے، میں دہراؤں گا کہ ایک سو ارب روپے کا agricultural package دیا گیا۔ اس کے علاوہ agricultural emergency programme کے لیے رقم مختص کی گئی۔ یہ پانچ سال کا پروگرام ہے۔ زراعت کے فروغ کے لیے بارہ ارب روپے اور صرف locust control کے لیے دس ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس crisis کے دوران ایک چیز کھل کر سامنے آئی کہ اس crisis کے بعد کی دنیا مختلف ہے۔ یہ آواز کئی مرتبہ اس ایوان میں بھی اٹھی اور درست اٹھی کہ ہمیں اپنے آپ کو اس بدلتی ہوئی environment کے حوالے سے re-align کرنا ہوگا۔ وہ کاروبار، صحت، پارلیمان یا ایک دوسرے سے social distancing کے ماحول میں رابطے ہوں تو information technology کا role بہت اہم صورت میں سامنے آتا ہے۔ جناب چیئرمین! اس بجٹ میں information technology کے حوالے سے بھی منصوبے رکھے گئے تاکہ پاکستان کو digitalize کیا جائے اور خصوصاً knowledge economy کے حوالے سے تاکہ ہم forced industrial revolution میں بھرپور طریقے سے داخل ہو سکیں۔ Knowledge economy ہماری پڑھی لکھی youth کے لیے job creation کا آسان طریقہ ہے۔ ہم knowledge economy میں software exports سے بھی زر مبادلہ کما سکتے ہیں۔

جناب! ease of doing business کے حوالے سے اقدامات کیے گئے ہیں اور کوشش کی گئی کہ ہماری imported luxury items کی جو عادت بن چکی ہے، اس سے نکلیں، اپنے آپ، اپنی عادات اور معاشرے میں اپنے رہن سہن کو اپنے حالات کے مطابق ڈھالیں اور made in Pakistan کے slogan کو اپنائیں۔ جناب! اسی وجہ سے جب imports رکیں تو imports substitute industry کے لیے مراعات دی گئیں تاکہ خام مال کی درآمد میں taxes and duties میں کمی ہو یا taxes کے حوالے سے ان کے جو refund کے issues ہیں، ان کو solve کیا گیا۔ یہ تمام کام اس لیے کیے گئے کہ economy stimulus ہو تاکہ economy کا پہیہ چلے اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں۔

میں آخر میں اپنے honourable colleagues سے کہوں گا کہ یہاں کہا گیا کہ ہمیں interest نہیں، نہیں جناب، آپ کو interest لینا پڑے گا۔ آپ کو interest لینا چاہیے۔ اس لیے نہیں کہ یہ آپ کی ذاتی پسند و ناپسند ہے بلکہ اس لیے کہ آپ کو اس ایوان میں عوام نے بھیجا ہے۔ یہ امانت ہے اور آپ کو حق نہیں کہ آپ اس میں خیانت کریں۔ ہمارے colleagues interest لیں گے اور ہم اس ایوان کی collective wisdom کو welcome کرتے ہیں۔ اس ایوان کی collective wisdom ہمارے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے اور امید ہے کہ اس بجٹ کے حوالے سے اچھی تجاویز آئیں گی۔ میں یقین دہانی کراتا چلوں کہ پاکستان کی حکومت وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں اس بات پر مستحکم یقین رکھتی ہے کہ ہم نے جو بھی فیصلہ کرنا ہے، وہ people centric ہوگا، اس کا ایک ہی پیمانہ ہوگا کہ وہ فیصلہ قوم اور ملک کے مفاد میں ہوگا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل عبدالقیوم صاحب۔

Senator Lt. General (Retd.) Abdul Qayyum HI(M)

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالقیوم ہلال امتیاز ملٹری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں Leader of the House کو ان کی تقریر پر داد دیتا ہوں۔ میرے خیال میں اتنا ہی وقت Finance Minister نے بھی لیا تھا۔ میں حیران ہوں کہ جب economically بہت مخدوش حالات ہیں، یہ اس کو defend کر رہے ہیں، یہ مشکل کام ہے because

economy is really in shambles. ہم معاشی لحاظ سے تاریخ کے ایسے موڑ پر ہیں جو بڑی بد نصیبی ہے۔ میں تین، چار چیزیں کہنا چاہتا ہوں۔ میں پہلے purpose بیان کرنا چاہتا ہوں کہ بجٹ پیش کرنے کا مدعا کیا ہوتا ہے، یہ کیوں پیش کیا جاتا ہے؟ پہلی بات یہ ہے کہ بجٹ کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کو پرکھنے کے لئے اس کے ساتھ litmus test کیا ہے جو یہ بتا سکے کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ بجٹ کن حالات میں پیش ہو رہا ہے۔ یہ بہت ہی اہم ہے۔ Leader of the House اور اپوزیشن سینیٹر شیری رحمٰن نے بھی بتایا کہ Covid-19 extra ordinary situation ہے۔ ان حالات میں ہماری sympathies حکومت کے ساتھ ہیں۔ میں آخر میں بجٹ کی ہر شق پر اپنے معروضات پیش کروں گا اور پھر recommendations دوں گا۔

جناب چیئرمین! ہمیں سب سے پہلے مدعا دیکھنا ہوگا۔ جب کبھی بھی کوئی پارٹی بنتی ہے تو اس کی leadership یہ سوچتی ہے کہ اگر ہم power میں آئے تو ملک کے لئے ہماری broad economic policy کیا ہوگی۔ ان کا ایک vision ہوتا ہے۔ اس پر سوچنے کے بعد اسے tabulate کیا جاتا ہے۔ جب الیکشن قریب آتا ہے تو وہ اسے اپنے manifesto میں دکھاتے ہیں کہ ہم پہلے سال یہ کریں گے، دوسرے سال یہ کریں گے اور پانچ سال بعد ان شاء اللہ GDP کو یہاں تک پہنچا دیں گے۔ یہ ایک broad policy ہے۔ I don't think کہ یہ پارٹی جو آج حکومت میں ہے، اس کی کبھی کوئی معاشی پالیسی تھی اور اگر تھی تو وہ کس معاشی ٹیم نے بنائی تھی۔ پچھلی ٹیم تو آج نہیں ہے اور بالکل نئے لوگ ہیں۔ اس حکومت نے جو ٹیم launch کی تھی، اسے حکومت میں آنے کے نو مہینے بعد نکال دیا تھا۔ Economic policy کی دو facets ہوتی ہیں۔ First is related to monetary policy جو money supply and interest rates سے deal کرتی ہے and second is related to fiscal policy جو taxation اور annual budget کو دیکھتی ہے۔

جناب چیئرمین! Budget اصل میں فرانسیسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب wallet or purse ہے۔ اس کی ابتداء آج سے ڈھائی سو سال پہلے برطانیہ میں ہوئی جب وہ مشکل میں پھنسے اور پہلی مرتبہ بجٹ پیش ہوا۔ Sub-continent میں پہلی مرتبہ 1860 میں بجٹ پیش کیا گیا اور

اس کو پیش کرنے والےStandard Chartered Bankکے مالک تھے۔یہ ایک policy statementہوتی ہے جو یہhighlightکرتی ہے کہ how the Government in power intends to handle the economy in the coming year. یہmacro-economicsکاایک بہت ہی اہم conceptہے۔اس کو ہم ایسےlightنہیں لے سکتے ہیں۔یہ ایک estimationہوتی ہے کہ ایک سال میں ہم کتنا revenueاکھٹا کریں گے اور پھر اسے کن کن headsمیںspendکریں گے۔اس پر آپ targets setکرتے ہیں اور پھر آگے چلتے ہیں۔جوpurpose of budgetہے،وہ یہ ہے کہ it is not an exercise in futility, but to create order and discipline in financial matters. یہ نہیں ہو سکتا کہ پانچ سال بعد آپ اس پارٹی کو معاشی پالیسی کے لئے ذمہ دار ٹھہرائیں ۔ہر سال they are answerable to Parliament and people of the country کہ انہوں نے کیا targets setکئے تھےاور کس طرح انہوں نے وہtargetsایک سال میںachieveکئے۔

جناب چیئرمین! The purpose of budget is to bring transparency تاکہ یہ پتہ چلے کہ financial management کیسے ہوئی۔ Its purpose is to hold accountable those people جنہوں نے they ultimately landed up at 3800 billion so who is responsible for the shortfall of 1.6 trillion rupees? 5500ارب روپے کمانے کا کہا تھا لیکن آپ نے اسے reviseکرکے 4.8 trillionپر fixکر دیااور پھر اس سے بھی نیچے آئے۔ Who is to be held accountable for this? Balanced growthکے لئے بھی آپeffortکرتے ہیں۔بجٹ کی شقوں کوdiscussکرنے سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حالات کیسے رہے ہیں۔پہلی حالتCovid-19کی رہی ہے جس پر detailed discussion Senator Sherry Rehmanنے کی ہےاور پھر Leader of the Houseنے اپنے طور جواب بھی دیا ہے۔پوائنٹ یہ ہے کہ یہ ایک serious challengeہے جس میں ہماریlives and livelihoodدونوں خطرے میں ہیں۔آپ کو healthcare, unemployment and daily wage workersکے لئے فنڈ درکار ہوں

گے۔اسی سے related international environment بھی کچھ کہتی ہے۔IMFنے کہا ہے کہ global GDP تین فیصد سکڑ جائے گی۔ World Trade Organizationنے کہا ہے کہ دنیا کی trade, 32 per cent کم ہو جائے گی۔International Labour Organizationنے کہا ہے کہ roughly 195 million jobs lose ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین! ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جو بین الاقوامی فضا ہے، اس سے پاکستان بھی متاثر ہو گا۔دوسرا prevailing factor local or domestic ہے۔یہ locust attack سے متعلق ہے۔یہ ہماری food basket پر attack کر رہی ہیں۔اس کی implications یہ ہیں کہ ہمیں کوئی 700-800 billion rupees کا نقصان ہو گا۔بجٹ بناتے وقت آپ نے یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ اسے کس طرح cater کرنا ہے۔اس کے بعد defense and security environment ہے۔انڈیا آپ کو للکار رہا ہے کہ ہم آزاد کشمیر میں گھسیں گے، ہم گلگت بلتستان میں جائیں گے، ہم CPEC کو ناکام کر دیں گے۔آپ نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ militancy totally controlled نہیں ہے۔بلوچستان میں issues ہوئے ہیں۔وزیرستان میں بھی issues ہوئے ہیں۔آپ کو forces maintain کرنے کے لئے پیسے چاہییں۔ Border fencing کے لئے پیسے چاہییں۔ یہ آپ کی constant requirements ہیں۔آپ یہ کہتے ہیں کہ دفاعی بجٹ بنانے والوں کی بڑی مہربانی ہے جو انہوں نے اپنا بجٹ freeze کیا ہے۔اس میں مہربانی کی کوئی بات نہیں ہے۔آپ کی سلامتی کو جو threats pose ہوئے ہیں، انہیں دیکھنے کے لئے آپ کو پیسے چاہیے۔یہ کوئی favour نہیں ہے۔ اگر آپ انہیں feed نہیں کریں گے تو how will they stand up to face those challenges.

جناب چیئرمین! میرا آخری پوائنٹ debt سے متعلق ہے۔ہمیں debt servicing کے لئے 1500 ارب روپے دینے ہوتے تھے۔اس حکومت نے حالات اتنے گھمبیر بنا دیے ہیں کہ انہیں 3 trillion rupees دینے پڑ رہے ہیں۔یہ ساری چیزیں affect کرتی ہیں۔جناب! مجھے بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ اگر ہم یہ کہیں کہ حالات ٹھیک ہو گئے ہیں۔ہم نے یہ کیا ہے

اور وہ کیا ہے۔پہلا litmus test یہی ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ economy shrink کر رہی ہے یا expand کر رہی ہے۔اس وقت آپ کی اکنامی shrink کر رہی ہے۔جب سے یہ حکومت آئی ہے، ان دو سالوں میں economy 315 billion dollars سے contract کر کے 264 billion dollars تک پہنچ چکی ہے۔ان کے ہاتھوں میں GDP 5.8 per cent پر پکڑائی گئی اور انہوں نے کہا کہ 2019 کے اختتام تک یہ 3.3 per cent ہو گی۔ابھی جو figures دیے گئے ہیں وہ 1.9 per cent ہے تو یہ اسے 5.8 per cent سے کھینچ کر 1.9 per cent تک لے آئے۔World Bank نے کہا ہے کہ GDP minus میں جائے گی and this will be second time in history after 1952 when we will be heading in minus. یہ افسوسناک بات ہے کہ ہم ایسی حالت میں آ چکے ہیں لہذا یہاں بغلیں بجانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔Inflation rate انہیں 4 per cent پر دی گئی جو ابھی 24 per cent تک پہنچ گئی ہے۔ابھی اسے نیچے لانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔and we pray and hope that it will be controlled.

جناب چیئرمین! ہماری حکومت میں per capita income 1,600 dollars تھی جو ابھی 1,200 dollars ہو گئی ہے تو کیا ہم آگے جا رہے ہیں یا پیچھے! اسی طرح جو development budget ہے، یہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں 1 trillion rupees سے زیادہ تھی اور ابھی یہ 650 billion پر آ چکی ہے۔جب development projects نہیں ہوں گی اور لوگوں کو employment opportunities نہیں ملیں گے تو economic activity کیسے generate ہو گی۔یہ گڑبڑ بھی ہے۔اس کے بعد unemployment ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ ایک کروڑ jobs دیں گے۔Covid-19 سے پہلے کم از کم 15 لاکھ jobs loss ہو چکی ہیں۔Covid-19 کے بعد تو اور بھی jobs loss ہوں گی۔وائرس سے پہلے انہیں ایک سال اور نو مہینے مل چکے ہیں۔یہ سب تو اس سال مارچ سے شروع ہوا ہے۔وزیر اعظم صاحب نے بارہا کہا کہ چین کو دیکھیں کہ 30 سالوں میں وہ 700 ملین لوگ poverty line سے اوپر لے گیا اور میں بھی ایسے ہی کروں گا۔پاکستان میں ابھی مزید تقریباً 50 لاکھ لوگ poverty line سے نیچے چلے گئے ہیں۔یہاں پر Leader of the

House نے بات کی کہ ہم یہ credit لیتے ہیں کہ ہم current account deficit بیس ارب ڈالر سے تین ارب ڈالر پر لے آئے۔

جناب چیئرمین! Economist کہتے ہیں کہ اگر آپ raw material منگواتے ہیں تو, it's for your exports اگر machinery منگواتے ہیں تو economic activity, جب آپ نے import کو ختم کیا تو economy کو choke کیا، یہاں پر تو شاید آپ نے 17 ارب ڈالر بچا لیے لیکن 52 billion dollars کی economy سکڑ گئی، وہ 315 سے 264 پر آ گئی۔ Import کرنا ضروری ہے تاکہ آپ کی economic activity جاری رہے۔

جناب چیئرمین! ایجوکیشن کا مسئلہ ہے، ویسے بھی خستہ حالی ہے، in addition to that COVID کی وجہ سے مزید situation بگڑ گئی ہے۔ Youth Parliament کے چیئرمین، صدر اور کچھ لڑکے مجھے ملے، انہوں نے کہا کہ online education ہونی ہے، online internet کی services ہی ٹھیک نہیں ہیں، گلگت بلتستان، سوات، وزیرستان اور پورے بلوچستان میں یہ issue ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ کم از کم فیسیں آدھی کر دیں، transport کا خرچا بھی charge کیا جا رہا ہے، hostel کا bill بھی آ رہا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ institutions کی اپنی demands ہیں، ان کے اپنے running expenditures ہوں گے لیکن ہمیں اس مسئلے کو بھی حل کرنا ہو گا۔ بجٹ میں ہم نے ایجوکیشن کے لیے 1.2 trillion رکھا ہے۔

اس ایمرجنسی میں health کے لیے 1000 رکھا گیا ہے جو کہ ناکافی ہے۔ آپ کو IMF سے چھوٹ ملی ہے، Paris club کے قرضے آگے پیچھے ہوئے، کچھ G-20 سے relief ملا، ان پیسوں کو الگ کر کے ان لوگوں پر لگائیں جو مصیبت میں گرفتار ہیں، آپ نے economic activity کے لیے stimulus دینا ہے۔

اب اس گورنمنٹ کے interest rate کی کہانی سن لیں، یہ ابھی بھی فخر کرتے ہیں، 13% سے اوپر لے گئے۔ میں نے حفیظ پاشا صاحب کو سنا، انہوں نے کہا کہ یہ ظلم ہے، اب نیچے 8% پر آ گئے ہیں۔ Point یہ ہے کہ how is that accountable, اس کا احتساب کیسے ہو گا، کیوں کیا گیا، کیوں اتنی غلط پالیسی اختیار کی کہ جس سے آپ کو اتنا زیادہ نقصان ہوا۔ اسی طرح foreign

currency reserves بھی ان کے modest ہیں۔ میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے نہ salary بڑھائی ہے اور نہ ہی pension بڑھائی ہے۔ جناب چیئرمین! کم از کم 10% salary بڑھنی چاہیے۔ انہوں نے پنشن کے لیے جو پیسے رکھے ہیں اس میں سے two third Armed Forces کے لوگوں کی پنشن ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو war veterans ہیں، مثلاً 1965 کی جنگ والے، ان کی عمر اب تقریباً 75 اور 80 سال ہے، شہیدوں کی بیواؤں کو 15,16 ہزار per month مل رہا ہے، پنشن بڑھانی چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں چار پانچ recommendations دینا چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہوں گا کہ اس حکومت کو human capital کو refine and enable کرنا چاہیے، اس کی primary education, vocational training, technical skill education, اپنی field کے مطابق economy کو بہتر کرنا چاہیے کہ ہمیں کس field میں کون سے بچے چاہییں۔ دوسری چیز یہ کہ growth related activity ہونی چاہیے، پیسے کی Jiggery Pokery سے یہ economy ٹھیک نہیں ہوتی، اس پاکٹ سے نکال کر ادھر ڈالیں، جب تک آپ کی معیشت بہتر نہیں ہو گی، جب تک آپ کی agriculture production بہتر نہیں ہو گی، جب تک آپ کی انڈسٹری کا پہیہ نہیں چلے گا، جب تک آپ business community کو خوش نہیں کریں گے اور ان کی باتوں کو دیکھ کر ان کو آگے نہیں چلائیں گے، جب تک آپ services sector کی طرف دھیان نہیں دیں گے تو پیسا generate نہیں ہو گا۔ وہ کہتے ہیں کہ "پلے نہیں دھیلا تے کر دی میلہ میلہ"، you have to earn money آپ کو growth related economy آگے لے کر چلے گی۔

جناب چیئرمین! میری ایک recommendation energy کے بارے میں ہے کہ قیمتیں کم کرنے کے لیے renewable energy کی طرف جائیں تاکہ انڈسٹری کا پہیہ بھی چلے اور knowledge based economy ہو۔ SOE's کا 700 ارب روپیہ ابھی چل رہا ہے، privatize کریں یا اسے run کریں، یعنی neither here nor there, آپ اسے run نہیں کر رہے، دو سال ہو چکے ہیں۔ جب ہم پچھلی حکومت میں Steel Mills کو privatize کرنا چاہتے تھے تو اس وقت forefront پر تحریک انصاف کے لوگ تھے، انہوں نے

کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ آپ کیسے privatize کرتے ہیں۔اس وقت سندھ گورنمنٹ کو بھی offer کیا گیا، اسحاق ڈار صاحب نے کہا تھا کہ آپ لے لیں لیکن وہ نہیں ہوا۔ کوئی ایک یا دوسرا طریقہ چلنے دیں لیکن یہ جو bleed کر رہی ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ان کو اپنے expenditures squeeze کرنے ہوں گے۔Prime Minister صاحب کی Cabinet میں 52 Advisers, Ministers کی battalion ہے، یہ unelected Advisers ہیں۔آپ اگر پارلیمنٹ سے Ministers لیں گے تو وہ already salary لے رہے ہیں، تھوڑی سی زیادہ ہو جائے گی۔ باہر سے hire کریں گے تو اسے پیسے، کار، جھنڈا اور house facilities دیں گے، اگر austerity کرنی ہے تو وہ کریں۔ China جیسا ملک جو کہ اتنا بڑا ہے، وہاں پر اتنے وزیر نہیں ہیں جتنے ہمارے ہاں ہیں۔CPEC کو انہوں نے backburner پر ڈالا ہوا ہے، ذکر نہیں کر رہے، ابھی 21 ارب دیئے ہیں، وہ کہاں ہیں جو economic zone بنا رہے تھے، connectivity کہاں پر ہے۔آپ نے Authority کا چیئرمین لگایا ہے اور ساتھ ہی اسے آپ نے Information Ministry میں Adviser لگا دیا ہے۔ آپ نے CPEC کو backburner پر ڈالا ہوا ہے، آپ کا کوئی interest نہیں ہے۔CPEC کے انچارج بندے کے پاس ایک سیکنڈ کا ٹائم نہیں ہوتا کہ Information Ministry میں Information Minister کی مدد کرے اور information کو چلائے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے local bodies کو suspend کیا ہوا ہے۔ خدا کے لیے اسے activate کریں، اگر آپ by order Army کو بلا سکتے ہیں in aid of civil power تو یہ تو ایک بڑی ایمرجنسی ہے، اس میں جو لوگ جیتے اور ہارے ہوئے ہیں، وہ آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ میرا last point ہے کہ governance بہتر کریں، governance کو بہتر کرنے کے لیے آپ کو اپنی ego کو scarifies کرنا ہو گا۔اس وقت ایمرجنسی ہے، لوگ مر رہے ہیں، محلوں میں اور اڑوس پڑوس میں لوگ بیمار ہیں اور dead bodies اٹھائی جا رہی ہیں۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ Leader of Opposition کو پکڑ کر اندر کر دو۔ صوبے کے ساتھ آپ نے لڑائی شروع کی ہوئی ہے، اس طرح سے کام نہیں چلتا۔

جناب چیئرمین! انہوں نے defence budget کے لیے 1289 روپے رکھے، defence والے کہتے ہیں ٹھیک ہے، freeze ہے، in terms of dollar تقریباً وہی ہے 7.6 billion dollars last، 7.8 billion dollars اب ہے۔ میں آپ کو being a soldier بتا رہا ہوں کہ Navy, Air Defence, due to CPEC Gwadar Port coastline کو defend کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو frontline aircraft چاہیے، top of the line tank چاہیے، جب تک یہ environment prevail کر رہی ہیں، جو کسی وقت بھی آپ پر attack کر کے کہتے ہیں Cold Start Doctrine میں ہم ثابت کر دیں گے۔ مودی کہتا ہے جو میں نے کہا ہے، وہ میں نے کر کے دکھایا ہے۔ قوم کو کھڑا ہونا ہو گا اور آگے بڑھنا ہو گا۔ Diplomatically threat کو defuse کریں اور حالات کو بہتر کریں جو کہ political leadership اور پارلیمنٹ کا کام ہے۔ اگر وہ threat کر رہا ہے اور آپ کے بندے شہید ہو رہے ہیں اور وہ کہہ رہا ہے کہ میں اندر جاؤں گا تو آپ کو اس کے لیے تیار ہونا چاہیے because we in the Army go by the capabilities of the enemy not by its intentions. Indians are capable. آپ دیکھیں ہمارا بجٹ 7.8 billion dollars ہے اور ان کا 66 billion dollars کا ہے، ہم اس کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے لیکن آپ کا nuclear deterrence ہے، قوم کو اکٹھا کر کے آگے چلیں اور Defence بھی مضبوط کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ کا شکریہ۔ میں کوئی economist تو نہیں ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب! یہ تو ابھی تقریر کے بعد پتا چلے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! ایک عام سیاسی کارکن کی assessment ہو سکتی ہے، میں آپ کے توسط سے اس کو ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman, at the very outset I would like to quote what an English poet Alfred Housman said. He said, “The house of delusions is cheap to build but drafty to live in”

جناب چیئرمین! جو موجودہ بجٹ ہے، اس میں عام آدمی کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اور جو موجودہ دیا گیا اور جو تقریر ہوئی، وہ in actual fact budget نہیں ہے، یہ ایک elusion ہے، یہ ایک delusion ہے جو ہمارے سامنے رکھی گئی۔ درحقیقت جو اصل بجٹ ہے، وہ IMF کے پاس گروی رکھا ہوا ہے۔ اس بجٹ میں کسی قسم کا کوئی relief price hike کے زمرے میں نہیں ہے، unemployment کے سلسلے میں نہیں ہے، shortage of drugs کے سلسلے میں کچھ نہیں ہے۔ ملک میں جو petrol crisis چل رہا ہے، اس کے سدباب کے لیے کچھ نہیں ہے بلکہ تیل مہنگا کرنے کی بات کی گئی ہے اور چینی اور آٹے کی بڑھتی ہوئی قیمت کے بارے میں بھی کوئی باتیں سامنے نہیں رکھی گئیں۔ جناب چیئرمین! جو بجٹ کی vagueness ہے، وہ اس بات سے عیاں ہوتی ہے، Adviser on Finance نے جو کل conference کی اور انہوں نے اس میں کہا and I quote that "the provinces should formulate their Federal یعنی budgets based on their own best assessment" that the provinces should formulate their ہے budget budgets based on their own best assessment and the past performance of the FBR. He further went on to say that "now we have presented an Annual budget like always." انہوں نے یہاں پر بات ختم نہیں کی بلکہ ان کے ماتحت جو ادارے کام کر رہے ہیں یعنی FBR ہے، اس کے لیے انہوں نے کہا کہ "FBR has seldom achieved the targets given to it". جناب! جن pillars پر یہ موجودہ بجٹ کھڑا ہوا ہے، میرے حساب سے وہ 6 pillars ہیں۔ پہلا pillar dictation from IMF ہے۔ دوسرا pillar crony capitalism ہے۔ تیسرا pillar cartelization and mafias ہے۔ چوتھا pillar imaginary revenue collection ہے۔ پانچواں pillar curtailing the share of the provinces through the NFC ہے۔ چھٹا pillar non-disclosures ہے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک IMF اور اس بجٹ کا تعلق ہے تو یہ بجٹ two video IMF conferences کے staffers سے America/Washington میں بات

کرنے کے بعد معرض وجود میں آیا۔ پاکستان کی تاریخ میں اتنا blatant interference IMFکا بجٹ بنانے میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا اور سونے پر سہاگہ ہے کہ یہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ Adviser on Finance بیٹھ کر اس بات کا کھلم کھلا اعتراف کرے کہ ہمیں IMFکے ساتھ بیٹھ کر یہ باتیں کرنی ہیں اور ہمیں IMFکی شرائط دی جارہی ہیں۔ جناب چیئرمین! IMFکے کہنے پر ملازمین کی pays and pension اس حکومت نے freezeکر دیں۔ جو ادارے ان کے political agendaکو آگے لے کر چل رہے ہیں، یہ FIA and NABہیں، ان کی تنخواہوں میں اضافہ پہلے announceکر چکے ہیں، اب اس بجٹ میں وہ تنخواہیں regularizeکر دی جائیں گی۔ ان سے IMFنے کہا کہ revenue collectionکی اتنی بات ہو رہی ہے، آپ revenue collectionکا ہدف Rs.5.1 trillionرکھیں گے، انہوں نے منت سماجت کی اور انہوں نے موجودہ target Rs.4.9 trillionدیا ہے۔ مزے کی بات ہے کہ انہوں نے کوئی measures نہیں بتائے کہ اس revenue target کو آگے بڑھانے کے لیے کونسے measures adoptہوں گے، IMFکی اتنی جرأت تھی۔ یہ IMFکے پاس اپنی political and economy sovereigntyکو اس حد تک گروی رکھ چکے تھے کہ IMF had the audacity to suggestکہ پاکستان کے defence budgetکو freezeکر دیا جائے۔ This Government did not say a word to them that who are you to say what are our national priorities. IMFکو پہلے دن سے جو NFCکے ذریعے سے صوبوں کو حصے دیے گئے، وہ ان کو کھٹک رہے تھے اور انہوں نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ آپ کو اس distributionکو revisitکرنا پڑے گا۔

جناب! جو دوسرا pillar crony capitalismہے، crony capitalismاور کیا ہوتی ہے کہ Advisers and Ministers Cabinetمیں بیٹھے ہوئے ہیں جو فیصلے کر رہے ہیں جب ان کے vested interestsہوں گے تو ان کا conflict of interestپیدا ہو گا لیکن وہ پھر بھی وہاں پر بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں۔ جیسے damکا tenderایک memberof the Cabinetکو دے دیا گیا۔ Pakistan Steel Millsکی privatizationکی بات کی جارہی ہے، PPRA rulesاٹھا کر باہر پھینک دیے گئے۔ وہی cartel, people

and Ministers جن کی اپنی millsبھی ہیں، اسی cartel کو لایا گیا اور ان کے سر پر بٹھا دیا گیا۔ جناب! Privatization کی بات ہو رہی ہے کہ privatize کر دیا جائے۔ ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ یہی Advisers تھے جب KESC کو privatize کر دیا گیا اور اس وقت کہا گیا کہ roughly Rs.9 billion a year in subsidy KESC کو دی جا رہی ہے۔ کیا کسی کو اس بات کا علم ہے کہ KESC کی privatization کے بعد سے آج دن تک Rs.400 million in form of subsidy KESC کو دی گئی؟

جناب! PTCL کو privatize کیا گیا، PTCL کی privatization کے باوجود Etisalat کے duesابھی تک دینے ہیں جو انہوں نے ابھی تک نہیں دیے۔ Companies Act کو 30th April, 2020 کو amend کیا گیا اور ایک ordinance کے ذریعے سے کیا گیا جس میں Section 452 کو amend کیا گیا اور اس amended Section میں یہ لایا گیا کہ چاہے وہ پاکستانی ہو یا dual national ہو، اگر وہ 10% shares کسی offshore company میں رکھتا ہے تو اس کو پاکستان کے اندر declare کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ بھی پاکستان میں سڑک پر ٹھیلے والے کے لیے کیا گیا۔ اسی طرح Tax Law Amendment Ordinance No.1 of 2020 کو 17 اپریل کو amend کیا گیا اور tax structures کو alter کیا گیا جس کے ذریعے سے crony capitalists کو فائدہ پہنچا۔

Pillar No.3 Mr. Chairman! cartelization and mafias.

اس دور حکومت میں cartels and mafias پروان چڑھ رہے ہیں، چاہے وہ sugar mafia ہو، real estate mafia ہو، construction mafia ہو، wheat mafia اب یا oil mafia ہے، pharmaceutical mafia ہے اور cement mafia ہے۔

جناب چیئرمین! چوتھا، revenue collection figures ایسے دیئے گئے جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ جس کے پورا ہونے کا کسی قسم کا اندیشہ ہی نہیں ہے۔ خاص طور پر given the practice and the history of FBR. جناب چیئرمین! صوبوں کا جو حصہ ہے NFC کے ذریعے سے اسے موجودہ مالی سال کے اندر پچھلے مالی سال سے کم کیا گیا۔ منسٹر صاحب نے خود

کہا کہ صوبے اپنے targets خود حاصل کریں۔ FBR کتنا دے گی، کتنا نہیں دے گی یہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ So in actual facts صوبوں کو جو divisible pool سے transfer ہو گا وہ ایک بار پھر بہت کم ہو گا۔

جناب چیئرمین! اب آتے ہیں non-disclosures کے اوپر۔ Non-disclosures کے اندر موجودہ حکومت has failed to disclose the terms and conditions of the various packages that it has got یعنی The Kingdom of Saudi Arabia سے جو پیسا ملا وہ کن terms and conditions پر ملا وہ آج دن تک پارلیمان میں نہیں آیا۔ UAE سے جو ملا وہ آج دن تک پارلیمان میں نہیں آیا۔ قطر اور چین سے جو ملا وہ آج دن تک پارلیمان میں نہیں آیا۔ IMF, World Bank اور دیگر donor agencies نے جو ابھی Covid کے سلسلے میں پیسے اور loans دیئے وہ کتنے ہیں، ان کی کیا شرائط ہیں اور ان کی کھپت کہاں ہو رہی ہے وہ بھی جناب چیئرمین! پاکستان کے عوام کے سامنے نہیں رکھا گیا۔ بالکل اسی طرح جیسے آج دن تک ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ IMF کی کون سی conditionalities ہیں۔

جناب چیئرمین! اب پٹرول کے اوپر آتے ہیں۔ پٹرول کا crisis آج کا نہیں ہے۔ مئی 2020 کے پہلے ہفتے میں یہ رپورٹ کر دیا گیا تھا کہ oil producing companies have made windfall profits and caused a shortage of petroleum by not meeting the mandatory stock cover. یہ بھی کہا گیا کہ OMCs in collaboration with certain officials of the petroleum division are manipulating the monetary gains and increase in taxes on petroleum products that was approved by the Government in April, 2020, in fact 30th of April. It will now be seen further that whether the Hoarding Ordinance will be applied to these multinational and elite cooperate class جو ابھی تک نہیں ہوا۔ جناب چیئرمین! OMCs low stocks نے رکھے at retail outlets in view of the

and leak of جو کہ مئی میں ہونی تھی eminent price reduction information from the Government that it plans to increase petroleum levy. جناب چیئرمین! یہ بھی کہا گیا کہ حکومت کے کچھ افسران نے ان companies کے ساتھ مل کر import and export کا جو schedule ہے اس کو alter کیا اور جو جہاز برتھوں کے اوپر آنے تھے ان کو بھی manipulate کیا گیا۔ The OMCs failed to meet the mandatory 21 days stock cover. اس پر کوئی action ہوا؟ کوئی action نہیں ہوا۔ PSO کو disallow کر دیا گیا کہ وہ oil import نہ کرے by the Petroleum Division اس کی کیا وجہ تھی؟ پھر Ministry نے ایک proposal float کیا کہ, instead of fixing the prices every month, ہر دو ہفتے کے بعد prices fix کی جائیں اور اس کو deregulate کر دیا جائے، یعنی ہر شہر کے اندر پٹرول کی مختلف قیمت ہو اور وہ شہر جو port کے قریب ہوں obviously ان کو اس سے زیادہ فائدہ ملے گا۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد بہت جلدی سے میں NFC پر آتا ہوں۔ NFC پر جو اتنا واویلا مچایا جا رہا ہے اس میں نہ NFC کی کوئی غلطی ہے اور اس میں نہ اٹھارھویں ترمیم کی کوئی غلطی ہے، غلطی تمام تر وفاقی حکومتوں کی رہی ہے۔ میں کسی ایک حکومت کی بات نہیں کر رہا۔ وہ کس طرح، وہ Ministries جو Federal Legislative List Part-I کے اندر ہیں ان کو بڑھایا گیا اور ایسی ایسی ministries جن کا تعلق Federal Legislative List Part-I and Part-II سے نہیں ہے ان کو لایا گیا اور recreate کیا گیا۔ پھر NFC Award میں یہ شق موجود تھی کہ NFC کے اندر ہر سال 1% سے tax base کو broaden کریں گے لیکن وہ شق وفاقی حکومت نے پوری نہیں کی۔ پھر وفاقی حکومتیں قرضے لیتی رہیں at exorbitant interest rates لیکن پارلیمان کو confidence میں نہیں لیا گیا۔ Very quickly جناب چیئرمین! جو NFC Award 10^{th} ہے اس بارے میں پرسوں بھی میں نے بات کی تھی کہ اس کا Notification un-constitutional ہے۔ Article 160 کے اندر بڑا واضح کر دیا گیا ہے کہ کون ممبرز ہو سکتے ہیں۔ اس میں Adviser on Finance اس کا ممبر نہیں بن سکتا نہ

ہی Secretary Finance وہ as an expert NFC کے اندر بیٹھ سکتا ہے۔ The membership is clearly defined in Article 160 صدر کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ ایک non-elected member کو کہے کہ جب Prime Minister موجود نہ ہو یعنی Finance Minister موجود نہ ہو تو تم بیٹھ کر ان meetings کو preside کرو۔ So that notification is ultra vires of the Constitution. اسی طرح جو شقیں اس میں ڈالی گئی ہیں جن کا تعلق dealing with expenditure for the States of Azad Jamu & Kashmir and Gilgit Baltistan ہے جس کا تعلق security expenditure of ہے، جس کا تعلق public debts کے ساتھ ہے۔ یہ تمام کی تمام ایسی شقیں ہیں جن کا تعلق NFC کے اندر جو recommendations دی ہوئی ہیں Article 160 کے اندر، اس mandate سے یہ تجاوز ہے لیکن جناب چیئرمین! بات صاف ہو گئی۔ بات صاف یہ ہو گئی کہ وفاق یہ چاہتا ہے کہ اس کے خرچے اور پھر public enterprises کا share بھی صوبے اٹھائیں۔ بات صاف ہو گئی ہے۔ وفاق یہ چاہتا ہے کہ اس کے خرچے صوبے اٹھائیں۔ اگر یہ کرنا ہے تو پھر آئیں اور بیٹھ کر بات کریں۔ پھر صوبے یہ ماننے کے لیے تیار ہیں کہ آپ تمام کی تمام tax collection انہیں دے دیں۔ ہمارا ریکارڈ ویسے بھی FBR سے بہتر ہے۔ آپ تمام کی تمام tax collection ہمیں دے دیں، ہم ٹیکس collect کرتے ہیں، آپ ہمیں بل بھیجیں، ہم اس بل کو verify کرنے کے بعد آپ کے خرچے آپ کو دے دیں گے۔

جناب چیئرمین! بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی، پاکستان کی civil and military bureaucracy fiscal devolution کے خلاف رہی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے اور جو سب سے بڑی حیران کن اور افسوسناک بات ہے کہ سول بیوروکریسی نے جس دن بجٹ announce ہوا، اس دن دو posts کو، ادھر عام employee اور worker کی تنخواہ نہیں بڑھ رہی، pension نہیں بڑھ رہی، دو پوسٹوں کو Cabinet Division گریڈ 21 سے گریڈ 22 میں لے جاتی ہے۔ اسی دن 12 تاریخ کو تقریباً 20 افسروں کی گریڈ 21 سے گریڈ 22 میں promotion ہوتی ہے۔

پیسے نہیں ہیں تو کلرک کے لیے نہیں ہیں۔ پیسے نہیں ہیں تو پٹے والے کے لیے نہیں ہیں۔ پیسے ہیں تو گریڈ 21 اور گریڈ 22 کے لیے موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! آخر میں دو باتیں، ایک بات تو یہ ہے کہ یہ ایک مزدور دشمن حکومت ہے۔ 9,300 اسٹیل ملز کے، اس کے علاوہ پتا نہیں کتنے لوگوں کو بے روزگار کر دیا گیا۔ پھر ابھی یہ کہا جا رہا تھا کہ daily wage earner کے لیے اتنے پیسے رکھے گئے۔ Daily wage earner اور مل مزدور کو تو وہ benefit ابھی تک ملے ہی نہیں ہیں، ابھی تک تو وہ benefits مشکل سے کابینہ نے pass کیے ہیں۔ میں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کے سامنے appear ہوتا ہوں، ابھی بھی appear ہو کر آ رہا ہوں، میں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں سے، آپ کے توسط سے اپیل کرتا ہوں کہ اعلیٰ عدالتوں کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ Executive کو یہ directive دے یا in a round-about manner suggest کرے کہ آپ مزدوروں کی چھانٹی کریں۔ اعلیٰ عدالتوں کے پاس مزدور اپنے fundamental rights کو protect کرنے کے لیے جاتے ہیں لیکن اگر حکومت یہ سہارا لے کہ superior courts کے order پر یا کہنے پر ہم لوگوں کو نکال رہے ہیں تو پھر وہ مزدور اپنے fundamental rights کو enforce کرنے کے لیے کہاں جائے گا۔

Mr. Chairman, in the end, there is an international slogan which has gained prominence and significance these days and that is “I can’t breathe”. In Pakistan, the industrial worker can’t breathe; the peasants can’t breathe; the intellectuals and the professionals can’t breathe; the media and the Government can’t breathe. The *rikshaw-wala* and the *thaley-wala* can’t breathe, the provinces can’t breathe, the Federation and the Parliament can’t breathe and Mr. Chairman, the Constitution can’t breathe. My only request to you through this House is, let the Constitution breathe. Thank you.

Mr. Chairman: Senator Muhammad Azam Khan Swati, Federal Minister for Narcotics Control.

Senator Muhammad Azam Khan Swati

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔

It is my privilege that after very emotional and political speeches, you have given me the chance to speak. I will try to confine myself just on one point and that is the financial statement of the budget.

Budget, in fact, is the estimate of revenue and expenditure for one year. As to how we are going to raise revenue and what are the projects that the Government is going to spend or allocate that particular revenue to that project. This raising the revenue and spending the money is the reflection of any Government policies as to what are their priorities, what are they going to do and how they are going to provide relief to the people of Pakistan. When I see this budget, is it realistic budget under the extra-ordinary circumstances of COVID-19 that we are facing today.

Sir, when we took over, I want to remind this august House and the members of this very House, as to what was the financial condition of the country. The fact is that the financial ship was sinking and we were almost bankrupt. Under those conditions, we took over. Now what is the index or litmus test of any country's economy? First and the foremost is the current account. Figures are not going to lie; I am not going to make up something which is not true. Figures are telling us that current account deficit was $20 billion. A poor country like Pakistan was importing cheese, tooth brushes, cereals and all other luxury items and we literally choked our local industry completely. We didn't give any breathing ground to our industry to grow. We didn't care

about our local industry. That is the reason that in last five years of the previous Government, there was no increase of exports whatsoever. For heaven's sake, when the deficit of a poor country like Pakistan is $20 billion, wherefrom that money is going to come to pay for its import.

Sir, we pumped additional 20 billion dollars just to contain artificial rupee value in the market. Without getting anything back in return for that particular investment. This did not increase our export, this did not help industry, exporter, the producer of our great country. We just helped a few people by pumping those dollars in the open market to strengthen our rupee value artificially..

Sir, state enterprises, I am in this House for the last almost seventeen years. 2003 was the first time when I came in and in 2009 or 2010, we committed ourselves that these state enterprises are bleeding our country, the financial resources are at our disposal, today, as of yesterday we are wasting and losing 1.3 trillion rupees in the state enterprises. The great friend, former Chairman Senate said about Pakistan Steel that has ruined the capability to survive even the last drop of our economy because of its unions, mafia, this is the cartel, look at the PIA, look at the Railways, look at the PSO, Utility Stores and many other State Enterprises that we have lost money for years, Mr. Raza Rabbani and I have been telling every Government to please privatize this, make it in a way where public private partnership would come in and rescue these losing business. Our total bill to raise and cater our Pakistan Army against all odds and regional

dangers including India is 1.2 trillion and we are paying for these state enterprises 1.3 trillion every year. This is the state of financial affairs that we have been facing all along.

Sir, since 2013 there was no tax refund payment to businessmen who paid their refundable taxes to the FBR; this is first time, last year we have paid 250 billion in tax refund. There was no liquidity left with our businessmen because a taxpayer would pay his money upfront to the Government and Government would keep that particular money in his exchequer and not paid him back, how a trader, an exporter, an industrialist and a manufacturer who does not have the liquidity would be able to run his business. So what we did, we have paid 250 billion as their genuine refund that was not paid since 2013. FBR tax base is the only way that we can increase our revenue that is the only part that can bring the revenue in, even I said in the last Cabinet meeting that FBR is the most corrupt institution in the history of Pakistan. Sir, I am not saying this, I said it with the same words before the Cabinet.

Mr. Chairman: Very true.

(Desk thumping)

Senator Muhammad Azam Khan Swati: This is the condition, so the Prime Minister was kind enough and he said, you are 100% right and we are going for the automation and I am praying for this new Chairperson of FBR, may Allah help her to overcome this challenge rather feeding these many hogs and I am literally saying that the majority of these are hogs, they are not collecting money for the people of Pakistan, they are

collecting money for themselves. That needs to be stopped and I am saying because my heart is bleeding because a common taxpayer is subjected to their illicit demand.

جناب چیئرمین: یہ آپ کی حکومت کا کام ہے جی۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Even an Inspector is so powerful in FBR, is making so much money and every Cabinet member is worried about this. So, I am demanding from my own Government that we must start automation, stop these hogs to be fed, so the people of Pakistan and Government of Pakistan standing on the democratic norms should grow.

Sir, tax base all along we have, I listen to every Finance Minister years after years that this is the only way that we can raise the tax base so we can collect tax for more people rather than putting the vulnerable to indirect tax and prior to our Government we were only able to make what, 1.6 million? I think we should combine Islamabad, Rawalpindi and Lahore, it should come more than 1.6 million. Even we are slow, let me admit it that we have been able to make it to 2.6 million now and I think it should be three or four times more in Pakistan, this inequitable tax base would come in, it can support my great country Pakistan, it can support the vision of Prime Minister Imran Khan.

Sir, supplementary budget, we have seen it years and years that after passing the budget we always brought the supplementary budget with the grace of Allah this is the first Government who will never ever, even look to the supplementary budgets are dilating any such commitment.

Sir, in the context of gas and electricity, look at it what kind of contract the Government of Pakistan had with IPPs, what about other foreign countries that we made the contract with and that put us in a very precarious condition that our input cost is so high, that our exporter cannot compete against the international market and that is the reason, that is one of the reasons that export is not flourishing.

Sir, corruption, I salute to NAB, they have 1229 cases, references have been sent to how many for the High Courts, prosecution, why do they arrest people before completing investigation, I am totally against this but they have done a good job, sending those references and 1229 cases were worth 900 billion, I think it is an independent for the white collar crimes to stop white collar crimes. We need its independence, we need its financial autonomy, administrative autonomy and there should be across the board accountability unless we have the stringent accountability, we cannot curb, eliminate or mitigate the mother of all evil and that is the corruption. Mr. Raza Rabbani well said it that these cartels, these wheat cartels, palm oil cartels, all those cartels will be taken to task *In Sha Allah* in the leadership of Imran Khan, he will not spare one person, he will not spare one cartel, one after the other they are going to pay to the people of Pakistan, I can guarantee that.

Sir, this budget is a realistic budget, it is showing 3.5 trillion deficit under the given condition, extra ordinary condition, FBR has given 4.9 trillion target to raise. It is very ambitious, I don't know, if they will be able to raise that kind of money but one thing they must

do, interfaith between the taxpayer and their inspector should be established. This should bring automation immediately. So, the transparent system, fair system should be established.

Sir, we have promised that there will be no new tax and the financial statement reflects that there is no new tax rather many customs duties and regulatory duties have been dropped down, have been either almost finished or some exemptions have been given to cater the export, to cater where the dollars are going to be made, where the financial stability to this country is going to come. State owned enterprises, are not still doing too good but in NHA 35% of their profit is out of 2 billion money that was owned by the contractor, they have collected already. Post Office is doing much better, PIA is still losing about 6 billion per month, it is a huge amount. Yes, the country is bleeding but give us the time and *In Sha Allah Ta'ala,* we will show you that state owned enterprises have to stop losing money. Electricity bill, sir, 72%, we have subsidised to whom? To water well, tube well, small and medium industries, export industries because this is the need of the time that if your input cost is going to be less, only then you can compete in the international market. Pension and privatization; as our Finance Adviser yesterday said that we have not done too good, we are moving with a ticking time bomb and we have to bring reforms in pension and completely give away, curtail losses in our state owned enterprises.

Sir, raising money, when we took over, how much we had to pay? Just like the Leader of the House has

already said it, 5000 billion were paid in 2 years. Out of that 10 billion US$ were paid back in the external debt, it was the trust in the leadership that we were able to raise that money and paid it back. When you look at the basic theme of this particular budget, the primary budget is balanced, after 10 years this is the first time, Mr. Chairman, that the revenue and the expenditure are balanced and equal but if you add interests and the loan payments then it is a different story. So we are paying for the follies of the past and this is the time to mend our way so that we can stand on our own feet. Sir, 1080 billion was the fine imposed in Karkey. With the grace of God, with the intervention of Erdogan, H.E. Erdogan, President of Turkey, we were able to get that discount for zero. Even in the hard time PSDP 6050 billion, it is a stimulus in our economy.

جناب چیئرمین: سینیٹر روبینہ خالد تشریف رکھیں۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, construction and agriculture sectors have been given top priority. Now, nine months story was different, now we got the COVID-19. Let me admit that we will be losing 3 trillion rupees, we will be losing the jobs, rupee has already lost 7%, FBR has lost collecting 900 billion but we have to keep the human lives and we have to keep a balance as far as their livelihood is concerned. I think the policy that has been adopted by the Prime Minister from day one is the one that had been followed by many of the countries and many of the states. All international players, at this time, are facing a difficult time where they are losing jobs day and night in one of the estimates I was reading yesterday that in very advanced country or

all advanced countries millions and millions of children are going to be employed just to sustain their family life. In order to sustain even the children are doing the odd jobs. Unless, we follow the strict SOPs as mandated by all political parties, all leadership of the country, we will be at very odd. We will not only be risking, just like Asad Umer yesterday has said it, millions of people are going to be at risk and the economy will have a devastating impact unless we adopt strict SOPs.

Sir, just give me a couple of more minutes, I will share with you a great writer of France, Marc Bloch, back in 1940 what he said. He said, in Europe the arm forces of France were so well equipped, so organized that they were ready to fight any other nation but the history is telling us that it only took six weeks for the Hitler's Army to completely finish the French Army because of their disunity inside. Today another French writer, Fair Quit says that prior to COVID-19, we were thinking that France has one of the best health structures in Europe but it only took few weeks before we found out that we do not have the right kind of medicines, we do not have right kind of kits and our whole health system was so disorganized.

جناب چیئرمین: جی سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: What I am saying is that today, I am seeking indulges from all the political parties that we have to unite, we have to adopt SOPs, cut down our expenses, wherever, we can. I am asking the provincial governments because we have to show others as what our personal commitment is. Look at this budget, the Prime Minister's expenses have been

cut to the bones, the President's expenses have been cut to the bones, you have to lead with your own example and your narcotics control minister's expenses have always been zero. This is the way, if we can increase our revenue we can cut our expenses, the glory will go to the people of Pakistan, this great country of Pakistan is going to flourish *In Sha Allah,* we are going to do everything possible because the budget reflects, the center of budget is common people of Pakistan and that is the reason the Ehsaas Programme and all the social net programmes that you have seen are for the common people of Pakistan and not for the elite. Thank You.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب والا! جیسے کہ خود وزیر صاحب نے کہا کہ تقریباً ایک ہزار ارب روپے کا FBR کا loss ہے۔ کیا یہاں پر FBR کا کوئی بندہ بیٹھا ہے؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بدھ والے دن FBR کے چیئرپرسن اور تینوں ممبران، پالیسی، کسٹم اور انکم ٹیکس کے ادھر موجود ہوں سیشن سے پہلے۔

The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 17th June, 2020 at 4:00 P.M.

(The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 17th June, 2020 at 4:00 P.M.)

Index

Senator Muhammad Azam Khan Swati 38, 39, 42, 43
Senator Sherry Rehman 11
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 12, 14
سینیٹر شیری رحمٰن 3
سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم 20
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 36
سینیٹر میاں رضا ربانی 28